# 111868 ـ گوشت اور مرغی كے ذبح كی كيفيت كے متعلق سوال نہيں كرنا چاہيے

## سوال

ايك روز ميں نے اپنے ساتھ كام كرنے والے ملازمين كی دعوت كی اور دوپہر كے كھانے پر بلايا، جب وہ آئے اور ميں نے ان كے سامنے كھانا لگايا جس ميں كوئلوں پر بھنی ہوئی مرغی بھی تھی، اور ہم نے اسے گھر ميں تيار كيا تھا ان ميں سے ايك شخص ـ جو استقامت ميں معروف ہے ـ نے اس كے متعلق مجھ سے دريافت كيا آيا يہ مرغی ديسی ہے يا كہ كسی باہر كے ملك سے درآمد شدہ ؟
تو ميں نے اسے بتايا كہ يہ باہر سے درآمد شدہ ہے اور ميرے خيال ميں فرانس كی ہے، تو اس نے وہ مرغی نہيں كھائی، ميں نے اس سے دريافت كيا تو وہ جواب دينے لگا: يہ حرام ہے.
ميں نے اسے كہا: آپ كو كس طرح پتہ ہے ؟
تو اس نے جواب ديا: ميں نے بعض علماء كرام كو يہ كہتے ہوئے سنا ہے..
برائے مہربانی آپ اس كے متعلق صحيح شرعی حكم واضح كريں ؟

## پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

غير اسلامی ممالك جہاں اہل كتاب يعنی يہود و نصاری خود ذبح كرتے ہوں وہ گوشت كھانا جائز ہے، اور ذبح كرنے كی كيفيت كے متعلق دريافت نہيں كرنا چاہيے، اور نہ ہی يہ سوال كرنا چاہيے كہ آيا انہوں نے بسم اللہ پڑھی ہے يا نہيں ؟

اس ليے كہ نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم كو خيبر ميں ايك يہودی عورت نے بكری ہديہ كی تھی، اور يہودی نے كھانے كی دعوت دی تو آپ نے وہ بھی كھايا جس ميں متغير چربی بھی شامل تھی، اور نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے سوال نہيں كيا كہ انہوں نے اسے كيسے ذبح كيا ؟ اور آيا انہوں نے اس پر بسم اللہ پڑھی تھی يا نہيں ؟

صحيح بخاری ميں حديث ہے:

" كچھ لوگ نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم كے پاس آئے اور عرض كرنے لگے: كچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہيں اور ہميں يہ علم نہيں كہ آيا اس پر بسم اللہ پڑھی گئی ہے يا نہيں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بسم اللہ پڑھ کا کھا لو "

میں نے عرض کیا: وہ کفر چھوڑ کر نئے نئے مسلمان ہوئے تھے، یعنی اب تك وہ اسلام میں نئے ہیں اور انہیں علم نہیں کیا آیا وہ ( ذبح کرتے وقت ) بسم اللہ پڑھتے یا نہیں.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بسم اللہ پڑھ کر کھا لیا کرو "

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 2057 ).

اس حدیث میں دلیل ہے کہ اگر تصرف کرنے والا شخص معتبر ہو تو واقع کی کیفیت کے متعلق سوال نہیں کرنا چاہیے، اور یہ شرع کی حکمت و آسانی ہے؛ کیونکہ اگر لوگوں سے یہ مطلوب ہو کہ وہ صحیح التصرف کے متعلق بھشروط کا پیچھا کریں تو اس میں مشقت و حرج پیدا ہو گا، جو شریعت کو حرج اور مشقت کی شریعت بنا کر رکھ دیگی.

لیکن اگر ذبح کردہ گوشت کسی ایسے ملك سے آیا ہو جہاں ایسے لوگ ذبح کرتے ہوں جن کا ذبح حلال نہیں مثلا مجوسی اور بت پرست اور بے دین قسم کے لوگ جن کا کوئی بھی دین نہیں تو ایسا گوشت کھانا حلال نہیں اس لیے کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے غیر مسلموں میں سے صرف اہل کتاب کا کھانا مباح کیا ہے، اور اہل کتاب یہودی اور نصاری ہیں.

اور اگر ہمیں شك ہو کہ ذبح کرنے والا ان افراد میں سے ہے جن کا ذبح کردہ حلال ہے، یا ان افراد میں سے جن کا ذبح کردہ حلال نہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں. ( یعنی اگر وہاں کے اکثر باشندے وہ ہوں جن کا ذبح کردہ حلال ہے ).

فقھاء رحمہم اللہ کا کہنا ہے:

" اگر کوئی ذبیحہ کسی ایسی جگہ پڑا ہوا ملے جہاں کے اکثر لوگ ایسے ہوں جن کا ذبح کردہ حلال ہو تو وہ حلال ہے "

لیکن اس حالت میں اسے استعمال کیا جائے جس میں شك نہ ہو.

اسی طرح یہ ہے:

اگر کسی ایسے شخص کی جانب سے گوشت آئے جن کا ذبح کردہ حلال ہے، اور ان میں سے کچھ شرعی طریقہ پر ذبح کرتے ہوں جس میں وہ تیز دھار آلے سے جانور کا خون بہائیں نہ کہ اسے ناخن اور دانت سے، اور بعض غیر

شرعی طریقہ پر ذبح کرتے ہوں، لیکن اکثر لوگ شرعی طریقہ پر ذبح کریں؛ تو اکثریت پر عمل کرتے ہوئے اسے کھانے میں کوئی حرج نہیں، لیکن ورع اور تقوی اسی میں ہے کہ اس سے اجتناب کیا جائے " انتہی.

دیکھیں: فتاوی علماء البلد الحرام ( 255 ـ 256 ).

واللہ اعلم .